صاف کہہ دیتے تھے کہ ہم تو وہی کچھ کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ آج کی دنیا میں یہ روایت پرستی بالکل ختم ہوچکی ہے اور جدید دور کے انسان سے دلیل کی بنیاد پر بات کی جاسکتی ہے۔ سائنس کے نام پر انکارِ خدا کا فتنہ بھی دم توڑ چکا ہے اور جدید سائنس، تخلیق کائنات کے پیچھے ایک ماسٹر مائنڈ یا خالق کی موجودگی کی پوری طرح قائل ہے۔ اشتراکیت کا نظریہ اپنی جنگ ہار چکا ہے، جب کہ سرمایہ داری نے دنیا کو ظلم اور فساد سے بھر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں آج کا انسان شعوری یا لاشعوری طور پر ایک ایسے نظامِ زندگی کا متلاشی ہے جو اس کی روحانی پیاس بھی بجھائے اور دنیا کے معاملات میں اس کے لیے انصاف، عافیت اور خوش حالی کا ضامن بھی ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع ابلاغ و مواصلات نے پوری دنیا کو سمیٹ کر ایک چھوٹا سا گاؤں بنا دیا ہے۔ ٹیلی وژن کے سٹیلائٹ چینل اور انٹرنیٹ جیسی ایجادات نے ہر ایک کے لیے پوری دنیا تک بیک وقت اپنا پیغام پہنچانے کی سہولت مہیا کر دی ہے۔ ان حالات میں یہ بات واضح ہے کہ اب دنیا میں جو تبدیلی بھی آئے گی، عالمی سطح ہی پر آئے گی۔ افکار و رجحانات کے عالمی سرچشموں سے دنیا کا کوئی گوشہ اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جس کا پیغام زیادہ موثر اور جان دار ہوگا بالآخر وہی جدید انسان کے ذہن کو مسخر کرنے اور اس کا دل جیتنے میں کامیاب رہے گا۔ آج اگر مغرب اپنے پروپیگنڈے کی طاقت سے دنیا کو باور کرا رہا ہے کہ اسلام دہشت گردی کا دوسرا نام ہے، تو انھی جدید ذرائع سے لوگوں تک اسلام کی صحیح دعوت پہنچا کر کل صورت حال یکسر بدلی بھی جاسکتی ہے، کیونکہ اسلام بہرحال حق ہے اور یہ فطرت کا اٹل قانون ہے کہ روشنی کے سامنے اندھیرا کبھی نہیں ٹھیرتا۔ جاء الحق وزهق الباطل، انّ الباطل کان زهوقا۔ دنیا کی یہ کیفیت اس امر کا کھلا اشارہ ہے کہ جو نبیؐ پوری انسانیت کے لیے مبعوث کیا گیا ہے اور جس کے پیغام کو پوری دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری اس کی امت کے سپرد کی گئی ہے، اس نبیؐ کے مشن کی تکمیل کا وقت آپہنچا ہے۔

دور حاضر میں اسلامی تحریک کو اپنی حکمت عملی وقت کے اس تقاضے کے مطابق ترتیب دینی چاہیے۔ مقامی طور پر نفاذ اسلام کی سیاسی جدوجہد جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ مولانا مودودیؒ کے افکار کے مطابق عالمی محاذ پر علمی و فکری کام کے لیے بھی اسے اپنے وسائل اور صلاحیتوں کا معقول حصہ وقف کرنا چاہیے، اور ان کاوشوں کو جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے تمام دنیا تک